★ نبی کریم ﷺ بحیثیت / بطور پیغمبر امن و سلامتی :-

س: نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں تحمل و برداشت و عفو و درگزر کو جو مقام حاصل ہے اسکا احاطہ کیجیے؟

مختصر تعارف:

حضور پاک ﷺ کی نبوت کا بنیادی مقصد و محور ہدایت، رحمت، امن و سلامتی اور سماجی اصلاح ہے۔ جنگ و نزاع کو اگرچہ بعض حالات میں رد کیا نہیں گیا مگر قرآن و سنت اور سیرت نبوی ﷺ کی روشنی میں ان کا نصب العین ہمیشہ امن، مصالحت اور انسانی حقوق کی حفاظت رہا ہے۔

★ امن و سلامتی کا مقصد:-

امن کو افراد اور گروہوں کی ذہنی حالت کے طور پر بیان کیا جا سکتا ہے۔ جہاں ہر کوئی دوسرے سے خوف، پریشانی یا کسی قسم کی تکلیف کے بغیر زندگی گزارتا ہے۔ انصاف امن کو جنم دیتا ہے جس سے لوگوں کو سلامتی کا احساس ہوتا ہے۔ امن کا علمبردار بھی وہی ہوتا ہے جو تنازعات کو کم کرتا ہے اور معاشرے میں توازن پیدا کرتا ہے۔ حقیقتاً حضرت محمد ﷺ کی زندگی ایک امن ساز کے طور پر جینے کی بہترین مثال ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے۔

وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین

ترجمہ:- اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔

★ نبوت کا بنیادی مقصد:-

آپ ﷺ کی نبوت کا بنیادی مقصد رحمت تھا۔ آپ ﷺ کو رحمت للعالمین بنا کر بھیجا گیا۔ آپ ﷺ کا پیغام اور وجود تمام انسانوں اور مخلوقات کے لیے رحمت ہے۔ انسانوں کے دلوں میں خوفِ خدا، صبر و تحمل اور ایک دوسرے کے ساتھ حسن پیدا کرنا

تھا۔ آپ ؐ نے انسانوں کو صحیح راستے پر چلنے کی تاکید دی۔ انسانوں کے دلوں کو پاکیزہ کرنے کے ساتھ ساتھ معاشرتی، اخلاقی اور روحانی اصلاح کی۔ تاکہ تمام انسان دینی و دنیاوی فلاح حاصل کر سکیں۔ ارشادِ ربانی ہے۔

رسولا یتلو علیکم ایت اللہ مبینت لیخرج الذین امنوا وعملوا الصلحت من الظلمت الی النور۔

ترجمہ:۔ رسول (بھیجا) جو تم پر اللہ کی روشن آیتیں پڑھتا ہے تاکہ وہ ان لوگوں کو اندھیرے سے نور کی طرف لے جائے۔

• عملی و تاریخی مثالیں:۔

1: صلح حدیبیہ (6 ہجری):۔

حدیبیہ اس صلح کو کہا جاتا ہے جو رسول ؐ اور قریش مکہ کے درمیان طے پایا تھا۔ آپ ؐ نے 6 ہجری میں مکہ کا سفر 1400 صحابہ کے ساتھ شروع کیا۔ تاکہ وہ خانہ کعبہ کا طواف کر سکیں۔ قریش نے انہیں روک لیا۔ لیکن حضرت محمد ؐ نے جنگ سے بچنے اور امن کا معاہدہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ جس کے مطابق 10 سال کے لیے امن قائم کیا گیا۔ جس سے مسلمانوں کو عبادت کرنے کا موقع ملا۔ اور 2 سال بعد مکہ پر اسلام کی فتح ہوئی۔

2: فتح مکہ: امن، معافی اور رحمت کی مثال: (8 ہجری):

فتح مکہ بھی امن و معافی اور رحمت کی روشن مثال ہے۔ 8 ہجری میں جب قریش نے صلح حدیبیہ کی خلاف

ورزی کی تو آپؐ 10 ہزار صحابہ کے ساتھ بغیر اعلان جنگ کے مکہ کی طرف پیش قدمی کی۔ آپؐ نے مکہ کو بغیر کسی لڑائی کے پر امن طریقے سے فتح کیا۔ دشمنوں کو معافی دے دی گئی۔ یہاں تک کہ وہ لوگ بھی جنہوں نے آپؐ اور مسلمانوں پر ظلم کیے تھے۔ انہیں بھی معاف کر دیا گیا۔ آپؐ نے فرمایا۔

"آج تم پر کوئی گرفت نہیں، تم سب آزاد ہو۔"

یہ فتح تلوار سے نہیں بلکہ امن کا درگزر اور اخلاق سے حاصل ہوئی۔ جو اسلام کے اصل پیغام کو دنیا کے سامنے لے کر آئی۔

ارشادِ ربانی ہے

وان جنحوا للسلم فاجنح لها وتوكل على الله،
انه هو السميع العليم ۝

ترجمہ: اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو نبیؐ آپ بھی صلح کی طرف مائل ہو جائیں۔ اور اللہ پر توکل رکھیں وہ بہت سننے اور جاننے والا ہے۔

3: جنگِ بدر کے قیدیوں کا معاملہ امن کی روشنی میں:-

جنگِ بدر (2 ہجری) کے بعد تقریباً 70 قیدی مسلمانوں کے ہاتھ آئے۔ عام دستور کے مطابق انہیں قتل یا غلام بنایا جاتا تھا۔ مگر نبیؐ نے امن اور اصلاح کو ترجیح دی۔ بعض کو فدیہ کے بدلے، بعض کو مدینہ کے بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھانے کی شرط پر اور کچھ کو بلا معاوضہ رہا کیا گیا۔ ارشادِ ربانی ہے۔

ما كان لنبي ان يكون له اسرى حتى يثخن في الارض

نبی کو نہیں چاہئے (پیغمبر کے شایانِ شان نہیں) کہ اپنے ہاں قیدیوں کو رکھے یہاں تک کہ ملک میں خوب خونریزی کرے۔

اس آیت سے ظاہر ہوا کہ قیدیوں کا اصل مقصد اصلاح اور امن ہونا چاہئے۔ نہ کہ دنیاوی فائدہ۔ اور دنیا کو دکھایا گیا کہ اسلام کا مقصد انتقام نہیں بلکہ رحم، تعلیم اور معاشرے کی بھلائی ہے۔

۶: میثاقِ مدینہ: امن و بقا کی بنیاد:-

ہجرت کے بعد مدینہ میں مختلف قبائل و مذاہب آباد تھے۔ اس وقت نبی کریم ﷺ نے میثاق مدینہ "مرتب فرمایا۔ جسے دنیا کا پہلا تحریری آئین کہا جاتا ہے۔ اس میں سب گروہوں کو مذہبی آزادی دی گئی اور ایک "امت واحدہ" قرار دیا گیا۔ اور مدینہ کے دفاع کو مشترکہ ذمہ داری ٹھہرایا گیا۔

وان جنحوا السلم فاجنح لھا

ترجمہ: اگر وہ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی مائل ہو جاؤ۔

یہ معاہدہ اس بات کا اعلان کرتا ہے کہ اسلام کا اصل پیغام امن بقائے باہمی اور عدل و انصاف پر مبنی سماجی نظام ہے۔ اس معاہدے کے ذریعے آپ ﷺ نے دشمنی کو انصاف میں بدلا اور اتحاد میں بدلا۔ اور مختلف مذاہب کو ایک ہی ریاست کے نظام کے تحت امن کے ساتھ رہنے کا حق دیا۔

۷: واقعہ طائف: ظلم کے جواب میں صبر و دعا:-

طائف کے موقع پر آپ ﷺ نے وہاں کے لوگوں کو اسلام

قبول کرنے کی دعوت دی۔ مگر سرداروں نے انکار کر دیا۔ اور عوام کو آپ ﷺ پر پتھر مارنے پر اکسایا۔ آپ ﷺ لہولہان ہو گئے۔ لیکن بددعا کے بجائے دعا دی۔
ارشادِ ربانی ہے۔

واصبر وما صبرك الا بالله

ترجمہ: یعنی صبر کرو (پیغمبر) اور تمہارا صبر اللہ ہی کی توفیق سے ہے۔

اس واقعہ سے واضح ہوتا ہے۔ کہ رسول ﷺ کی دعوت کا مقصد انتقام نہیں بلکہ امن قائم کرنا، ہدایت اور اصلاح کا تھا۔ اور ظلم سہنے کے باوجود امن کو فوقیت دینا ہی آپ ﷺ کی سیرت کی نمایاں خصوصیت ہے۔

6: خطوطِ نبوی: سفارت اور عالمی امن کا پیغام:-

فتح مکہ سے پہلے اور بعد میں رسول ﷺ نے مختلف حکمرانوں کو خطوط بھیجے جن میں انہیں اسلام کی دعوت دی اور ظلم و جنگ سے بچنے کی تلقین کی۔ یہ خطوط اس بات کے واضح ثبوت ہیں کہ رسول ﷺ کی دعوت صرف عرب تک محدود نہیں تھی۔ بلکہ عالمی سطح پر امن، انصاف اور توحید کا پیغام تھی۔ بلکہ مکالمہ، رواداری اور پرامن پر بھی زور دیا گیا اور کسی بھی جگہ طاقت، جبر یا جنگ کی دعوت نہیں تھی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام کی خارجہ پالیسی کا بنیادی اصول امن، دعوت اور بین الاقوامی تعلقات میں انصاف ہے۔

7: خطبہ حجۃ الوداع: عالمی امن ~~و سیاسی~~ و مساوات کا منشور:-

10 ہجری میں نبی ﷺ نے آخری حج کے موقع پر تاریخی خطبہ

دیا۔ جو قیامت تک انسانیت کے لیے امن اور عدل کا منشور ہے۔ آپ ؐ نے سب سے پہلے انسانی جان و مال اور عزت و احترام پر زور دیا۔ سود کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا۔ اور پرانے خون کے انتقام بھی معاف کر دیے۔

آپ ؐ نے نسلی و لسانی امتیاز ختم کرتے ہوئے فرمایا۔

"کسی عربی کو عجمی پر اور گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں"

خواتین کے حقوق کا ذکر کیا۔ اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک کی تلقین فرمائی۔ ارشاد ربانی ہے۔

انما المومنون اخوۃ

ترجمہ: "یعنی مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں"

یہ خطبہ اس بات کا اعلان تھا کہ اسلام کا پیغام جنگ یا جبر نہیں بلکہ امن، مساوات، انسانی حقوق اور عالمی بھائی چارہ ہے۔

★ نتیجہ:-

اسلام کی اساس امن و سلامتی ہے۔ پیغمبرؐ کی بعثت کا مقصد صرف مذہبی تعلیم دینا نہیں بلکہ ایک پرامن معاشرہ قائم کرنا تھا۔ آپ ؐ نے ظلم و جبر کے دور میں صلح، عفو و درگزر اور انسانی مساوات کو ترجیح دی۔ قرآن آپ ؐ کو رحمۃ للعلمین سے پکارتا ہے۔ صلح حدیبیہ، فتح مکہ، میثاقِ مدینہ اور بدر کے قیدیوں سے حسن سلوک سب اس بات کے ناقابل تردید ثبوت ہیں۔ کہ آپ ؐ کا مشن ایک پرامن معاشرہ قائم کرنا تھا۔ آج بھی دنیا کے لیے آپ ؐ کی سنت امن و ہم آہنگی کا سب سے بڑا نمونہ ہے۔

CS CamScanner